

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس

۳۱ مارچ کو جامع مسجد سیدنا عثمان غنیؓ اسلام آباد میں پاکستان شریعت کونسل کی مرکزی مجلس مشاورت کا ایک اہم اجلاس مولانا فداء الرحمن درخواستی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس کے شرکاء میں مولانا قاری جمیل الرحمن اختر، مفتی محمد نعمان، مفتی محمد سیف الدین، جناب صلاح الدین فاروقی، حافظ سید علی محی الدین، جناب سعید اعوان، مولانا تنویر احمد علوی، قاری عبید اللہ عامر، مولانا محمد ادریس ڈیوی، مولانا سعید اللہ خان قاسم، مولانا محمد ادریس علوی، مولانا عبد الرزاق، حافظ پیر ریاض احمد چشتی، مولانا عبد الخالق، قاری محمد اکرم مدنی، پروفیسر حافظ ظفر حیات اور مولانا ممتاز الرحمن بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ مولانا محمد رمضان علوی اجلاس کے میزبان تھے جبکہ راقم الحروف نے ملکی صورت حال اور مشرق وسطیٰ میں یمن کے تنازعہ کے حوالہ سے تفصیلی گفتگو کی۔

اجلاس میں سپریم کورٹ آف پاکستان میں اٹارنی جنرل کی طرف سے پیش کردہ اس بیان کا جائزہ لیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ دستور پاکستان کا کوئی ایسا بنیادی ڈھانچہ موجود نہیں ہے جس کی پابندی پارلیمنٹ کے لیے ضروری ہو۔ اس کے مضمرات و نتائج پر تفصیلی غور و خوض کے بعد اس رائے کا اظہار کیا گیا کہ قیام پاکستان کا مقصد مسلمانوں کی جداگانہ تہذیب کا تحفظ، اسلامی احکام و قوانین کے مطابق معاشرہ کی تشکیل اور امت مسلمہ کے دینی و نظریاتی تشخص کا اظہار تھا اور اس سلسلہ میں تحریک پاکستان کے دوران قائد اعظم محمد علی جناح اور دیگر قائدین کے واضح بیانات پاکستان کے بنیادی دستوری ڈھانچے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جبکہ قیام پاکستان کے بعد منتخب دستور ساز اسمبلی نے ”قرارداد مقاصد“ منظور کر کے اسی بنیادی ڈھانچے کو دستوری شکل دی تھی۔ اس لیے دستور پاکستان کے کسی بنیادی ڈھانچے کی موجودگی سے انکار نظریہ پاکستان اور وطن عزیز کے اسلامی تشخص کی نفی کے مترادف ہے جس پر وفاقی حکومت کو اپنے موقف کی وضاحت کرنی چاہیے اور اٹارنی جنرل کے بیان سے پیدا ہونے والے ابہام کو دور کرنا چاہیے ورنہ اسے پاکستان کو سیکولر ریاست بنانے کی طرف قدم قرار دیا جائے گا۔ اجلاس میں طے پایا کہ اس سلسلہ میں پاکستان شریعت کونسل کی طرف سے سپریم کورٹ آف پاکستان میں تحریری طور پر یادداشت پیش کی جائے گی۔

اجلاس میں مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے سعودی عرب کی سالمیت و وحدت کے دفاع کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ حالات گزشتہ تین